www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



مقدمۂ سود (سپریم کورٹ، شریعت اپلیٹ بنچ) کے سلسلہ میں — ادارۂ محدث

# حافظ عبدالرحمٰن مدنی، معاونِ سپریم کورٹ کے وضاحتی مراسلات اور بیانات

سپریم کورٹ (شریعت اپلیٹ بنچ) میں زیر سماعت مشہور مقدمہ سود میں حافظ عبدالرحمٰن مدنی عدالت عظمیٰ کے معاون کی حیثیت سے پیش ہورہے ہیں۔ آپ نے ۳ر مئی اور ۶ر مئی کے دو دن مکمل مذکورہ موضوع پر اپنی بحث پیش کی لیکن بعض اخبارات کے نمائندوں کی غفلت یا کم علمی کی وجہ سے رپورٹ نہ صرف خلط ملط ہوئی بلکہ موقف کچھ کا کچھ بن گیا۔ حافظ صاحب موصوف نے اسلام آباد سے ان خبروں کا نوٹس لیتے ہوئے دو مراسلات اور اپنا وضاحتی بیان دفتر محدث کے ذریعے روزنامہ اخبارات کے نام جاری کیا جو شاید اخبارات نے اپنے بعض صحافتی مصالح کی بنا پر تفصیل سے شائع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ لہٰذا ہم ادارہ محدث کی طرف سے اخباروں کے مدیران کے نام دونوں مراسلات اور وضاحتی بیان شائع کررہے ہیں...... (حسن مدنی)

مکرمی جناب میر شکیل الرحمٰن صاحب چیف ایڈیٹر روزنامہ جنگ لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مؤقر روزنامہ جنگ کا ملکی اور بین الاقوامی سطح پر جو مقام ہے وہ وضاحت کا محتاج نہیں، اس لیے ملک وملت کو درپیش مسائل کے بارے میں اس کی خبریں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ میں سپریم کورٹ (شریعت اپلیٹ بنچ) کا عدالتی معاون ہوں اور اس مشہور کیس میں عدالت عظمیٰ کے روبرو اپنے دلائل اور موقف پیش کررہا ہوں۔ روزنامہ جنگ میں آج (۷ر مئی ۹۹ء) شائع ہونے والی خبر کے حوالے سے آپ سے مخاطب ہوں۔ اور سپریم کورٹ (شریعت بنچ) میں زیر سماعت مشہور "سود کیس" کے بارے میں روزنامہ پاکستان، اسلام آباد کی آج کی خبر (بھی) آپ کو بھیج رہا ہوں تاکہ آپ اندازہ کرسکیں کہ (روزنامہ جنگ کا) متعلقہ رپورٹر کس غفلت اور لاپرواہی کا شکار ہے۔

بالخصوص اس کیس کے بارے میں مؤرخہ ۴ مئی کے روزنامہ جنگ میں جو رپورٹ شائع ہوئی وہ تو حقائق کے بھی منافی تھی۔ اس میں "میری طرف یہ بات منسوب کی گئی کہ جس اقدام کے بارے میں واضح احکامات نہ ہوں تو ملک کے مروّجہ قانون پر عمل ہونا چاہیے" یہ چونکہ نہ صرف میرے اس عدالتی

© rasailojaraid.com



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



بیان کے منافی ہے بلکہ مجھ پر ایک تہمت بھی ہے جس میں، میں نے حضرت یوسفؑ کے اس واقعہ سے جس میں انھوں نے اپنے بھائی بنیامین کو حاصل کرنے کیلئے ملکی قانون کی بجائے حضرت یعقوب علیہ السلام کے علاقہ میں مروّجہ قانون کا سہارا لیا تھا، استدلال کرتے ہوئے یہ بتلایا ہے کہ حضرت یعقوبؑ کا قانون، ابراہیمی شریعت تھی لہٰذا حضرت یوسفؑ نے اپنے بادشاہ کے قانون کی بجائے ربانی شریعت سے استفادہ کیا۔ یہ بات شریعت کیلئے زبردست تائید بنتی ہے لیکن اس کے برعکس مجھے شریعت کا مخالف قرار دے دیا گیا اور مروّجہ قانون کا حامی دکھایا گیا۔

میں آپ سے اُمید رکھتا ہوں کہ آپ نہ صرف ۴ر مئی کی رپورٹ کی تصحیح فرمائیں گے بلکہ ۷ر مئی ۹۹ء کی رپورٹ بھی تفصیل سے دیں گے، خواہ اسے آج کی سپریم کورٹ کی کاروائی جو کل ۸ر مئی کو شائع ہوگی، کا ہی حصہ بنادیں۔

میں اس تصحیح پر آپ کا شکر گزار ہوں گا...... والسلام!

نیاز مند

حافظ عبدالرحمٰن مدنی از اسلام آباد، ۷ مئی ۹۹ء

D.G. انسٹیٹیوٹ آف ہائر سٹڈیز (شریعت وقضاء)

........................ (۲) ........................

محترم جناب مجید نظامی صاحب چیف ایڈیٹر روزنامہ "نوائے وقت"، لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گذارش ہے کہ میں سپریم کورٹ (شریعت اپلیٹ بنچ) کا عدالتی معاون ہوں اور مشہور سود کیس میں عدالت عظمیٰ کے روبرو اپنے دلائل اور موقف پیش کر رہا ہوں۔ آج (۷ر مئی ۹۹ء) کے نوائے وقت، لاہور میں صفحہ ۳ پر اس کیس کی مطبوعہ رپورٹنگ پڑھ کر ضروری سمجھا کہ چند باتوں کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں......

نوائے وقت نے جو سرخی اور سرخی سے متعلقہ خبر کا حصہ شائع کیا ہے، اس کا گذشتہ روز فاضل اراکین بنچ میں سے کسی نے تذکرہ بھی نہیں کیا۔ پھر بھی اس بے پر کی بات کو خاص طور سے نمایاں کیا گیا جس سے قارئین میں مایوسی پھیلی۔ اسی طرح خبر میں مثبت امور کی رپورٹنگ کے بجائے منفی تاثر کو زیادہ اُچھالا گیا ہے، جبکہ عدالتِ عظمیٰ میں ایسا ماحول اور تاثر بھی پیدا نہیں ہوا۔

علاوہ ازیں خبر کے متن میں بھی جابجا تضادات موجود ہیں، عین ممکن ہے کہ رپورٹر کی ان علمی مسائل تک ذہنی رسائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مثبت باتوں کی تو درست رپورٹنگ نہ کرسکے ہوں اور

© rasailojaraid.com



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



ادھر ادھر کی باتوں کو انہوں نے خبر میں شامل کر دیا۔ نوائے وقت ایسے مؤقر جریدے میں جو قومی صحافت میں اسلام پسند اور محبِ وطن عناصر کے لئے اُمید کی واحد کرن ہے، اس اہم ترین قانونی مسئلہ پر رپورٹنگ میں جو تضادات دکھائی دے رہے ہیں، ان سے جہاں میری علمی ساکھ متاثر ہوئی ہے وہاں محبِ اسلام طبقوں میں بھی اس کیس کے حوالے سے تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔

یہ بھی وضاحت ہو جائے کہ یہ خبر محترم محمد اسمٰعیل قریشی ایڈووکیٹ کے حوالہ سے جس تردیدی واقعہ کے گرد گھومتی ہے، افسوس کہ عدالت میں تو ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا بلکہ عدالتی کاروائی کی تکمیل کے بعد بعض حضرات نے آپ کے رپورٹر کو اضافی بریفنگ دیتے ہوئے بعض علمی نکات کی وضاحت کی جو کسی بھی طرح خبر میں پیش کردہ منہ درمنہ تردید کے سیاق میں نہیں آتے۔ اس پر طرہ یہ کہ رپورٹر صاحب اس کو سمجھنے میں بھی غلطی کا شکار ہوگئے۔ محترم قریشی صاحب میرے بہت قریبی دوست ہیں اور اُن کی یہ وضاحتی بریفنگ بھی میرے مؤقف کی تائید کرتی ہے۔ جس کو قدرے مکمل انداز میں روزنامہ پاکستان نے رپورٹ کیا ہے۔

جناب اسمٰعیل قریشی کے حوالہ سے جو روایت "مصنف عبدالرزاق" سے پیش کی گئی ہے وہ بھی میرے اس موقف کی تائید کرتی ہے نہ کہ مخالفت۔

بات کو لمبا کرنے کی بجائے میں آپ کو روزنامہ پاکستان کی مکمل رپورٹنگ بھی ارسال کر رہا ہوں جس میں عدالتی کاروائی کی اچھی تفصیلات آگئی ہیں۔ آپ کی علم دوستی اور مجھ سے تعلق خاطر ہونے کے ناطے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنے موقر روزنامہ میں اس کی تصحیح فرمائیں گے۔ اور آئندہ سے اس کیس کی رپورٹنگ میں بھی خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

میں اس تعاون پر صمیم قلب سے آپ کا شکر گزار ہوں..... والسلام

حافظ عبدالرحمٰن مدنی (ڈائریکٹر جنرل انسٹیٹیوٹ و مدیر اعلیٰ ماہنامہ 'محدث')

................ (۳) ................

اگلے روز دفتر نوائے وقت لاہور سے رابطہ کرنے پر صرف وضاحتی نوٹ بھیجنے کو کہا گیا جو حسب ذیل الفاظ میں بھیجا گیا لیکن نوائے وقت نے اِسے چند الفاظ کی صورت میں ہی تردید کی صورت میں شائع کرنے پر اکتفا کیا (۱۰ رمئی، ص ۱۰ پر)

## حافظ عبدالرحمٰن مدنی کا وضاحتی بیان

سپریم کورٹ (شریعت اپیلیٹ بنچ) میں زیر سماعت مشہور سود کیس میں عدالتِ عظمیٰ کے معاون مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی نے اپنے بیان کے سلسلے میں جو نوائے وقت میں شائع ہوا ہے

© rasailojaraid.com



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



وضاحت کی ہے کہ انہوں نے یہ قطعاً نہیں کہا اور نہ ان کا یہ موقف ہے کہ رسول اللہ ﷺ سود کی بعض شکلوں کو اپنی زندگی میں واضح نہ کر سکے کیونکہ اس سے اسلامی عقیدہ پر زبردست زد پڑتی ہے، لہٰذا ایسی گمراہ کن بات کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے عدالتِ عظمیٰ کے روبرو پرزور دلائل سے یہ ثابت کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سود کی تمام قسموں کی تشریح اپنی زندگی میں ہی کر گئے تھے جیسا کہ خود نوائے وقت کی مذکورہ رپورٹ میں مدنی صاحب کی دلیل کے طور پر اس قرآنی آیت کا حوالہ بھی دیا گیا ہے کہ "رسول کریم ﷺ کو تمام دین پہنچانے کا حکم تھا اور آپ نے مکمل دین پہنچا دیا۔" مولانا مدنی نے یہ وضاحت کی کہ یہ مسئلہ حضرت عمرؓ کے ایک قول کے حوالے سے ان کے عدالت میں موقف پیش کرنے سے پہلے ہی زیر بحث تھا۔ وہ قول یوں ہے کہ: "ربا کی آیات رسول اللہ ﷺ کے آخری دور میں نازل ہوئیں۔ اس لیے رسول کریم نے سود کی زیادہ تفصیلات پیش نہ فرمائیں لہٰذا سود کے علاوہ مشکوک باتوں سے بھی بچو" مدنی صاحب نے مسند احمد میں مروی حضرت عمرؓ کے اس قول کی یہ توجیہ پیش کی کہ اس سے مراد سود کے بعض نئے پیش آنے والے واقعات تھے۔ ان اشکالات سے نکلنے کے لیے حضرت عمرؓ احتیاط کی تلقین کر رہے ہیں، جب کہ رسول کریمؐ تمام دین مکمل صورت میں اُمت کو پہنچا گئے تھے اگرچہ عدالتِ عظمیٰ میں کسی نے حضرت عمرؓ کے اس قول کے مخالف مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے کوئی حدیث پیش نہ کی تھی لیکن عدالتی کاروائی کے بعد بعض حضرات نے مصنف عبد الرزاق کے حوالہ سے حضرت عمرؓ کا ایک قول اخباری نمائندوں کو تقسیم کیا جو اسی مفہوم کی تائید کرتا ہے

حضرت عمرؓ کے زیر بحث قول کے بارے میں جو سند پر تنقید شائع ہوئی ہے وہ خود مدنی صاحب نے کی تھی کہ مشہور تابعی سعید بن مسیّبؒ کی حضرت عمرؓ سے ملاقات نہیں ہوئی تاہم اس انقطاع کے باوجود انہوں نے اس قول کی سند اس بنا پر معتبر قرار دی کہ محدثین کا اتفاق ہے کہ سعید بن مسیبؒ کی مرسل احادیث حجت ہیں۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ اس حدیث کا انکار کر دینے کی بجائے اس کی صحیح تعبیر سمجھی جائے۔ اسی سلسلے میں انہوں نے سند کے بغیر متن کی تحقیق کے نظریے کی تردید کرتے ہوئے عدالتی کاروائی کی مثال بھی دی کہ جج اپنی اعلیٰ بصیرت اور بھرپور تجربے کے باوجود جس طرح گواہی کے بغیر کیس کا فیصلہ نہیں کر سکتا، اسی طرح احادیث کا متن بھی اسناد کے بغیر پرکھا نہیں جا سکتا۔ احادیث کا متن پرکھنے کا واحد ذریعہ بھی سند ہے۔ چونکہ یہ بات علمی اعتبار سے دقیق فنی بحث ہے، اس لیے رپورٹر اسے سمجھ نہیں سکا۔ اس وجہ سے اس وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی۔

جہاں تک سورۂ بقرہ کے بارے میں آیات کا تعلق ہے، اس کے بارے میں قرآن کی آخری اترنے والی آیتوں میں ان کے شامل ہونے سے اس لیے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ رسول کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس وغیرہ حجۃ الوداع ۱۰ ہجری یعنی رسول اکرمؐ کی وفات سے ۳ ماہ قبل تک سودی معاملوں

© rasailojaraid.com



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com



میں ملوث رہے اور رسول کریم نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں پر ان کا سود معاف کر دیا۔ سورۂ بقرہ کی آیات کو قرآن کی آخری اترنے والی آیات میں شمار کرنے سے کوئی اشکال لازم نہیں آتا۔ کیونکہ قرآن مجید میں وارد دیگر آیات سے سود کی حرمت بہت پہلے ہو چکی تھی۔ لیکن شراب کی طرح یہ ماننا پڑے گا کہ سود کی حرمت کا معاملہ بھی تدریجی ہے۔ رسول کریم ﷺ ہجرت سے قبل اور ہجرت کے بعد برابر سود کی طرح طرح کی اقسام حرام دیتے رہے بالآخر آپ نے سود مفرد بھی حجۃ الوداع کے موقع پر حرام کر دیا اس طرح سود کی تمام قسمیں حرام قرار پائیں۔ اگر یہ موقف اختیار کیا جائے کہ سود غزوہ احد ۳ ہجری سے قبل مکمل طور پر حرام ہو چکا تھا تو حضرت عباس وغیرہ کے معاملات کے علاوہ سن ۴ ہجری میں بنو نضیر سے رسول اکرم ﷺ کا معاملہ جس سے سود کی ایک مخصوص صورت کا جواز نکلتا ہے، معارضہ لازم آتا ہے۔

اسی طرح جن حضرات نے حضرت عمرؓ کے قول سے "ربا الفضل" (سونا، چاندی اور بنیادی غذائی اشیاء کا کمی بیشی سے اُدھار پر تبادلہ) مراد لیا ہے، مدنی صاحب نے اپنے اس بیان میں اس کی بھی تردید کی کیونکہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع سے کئی سال قبل غزوہ خیبر ۷ ہجری میں اسے بھی حرام قرار دے چکے تھے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ حجۃ الوداع کے بعد سود کی کوئی ظاہری یا باطنی شکل مشکوک رہ گئی تھی، درست نہیں بلکہ یہی موقف صائب ہے کہ رسول کریمؐ اپنی زندگی میں سود کی تمام شکلیں صراحت سے حرام قرار دے چکے تھے۔ پھر ربا (سود) کوئی شرعی اصطلاح نہیں بلکہ عربی زبان میں بھی اس کا مفہوم واضح ہے، اس کے بارے میں کسی شک وشبہ کی شکار نہیں ہونا چاہیے۔ (سیکرٹری اسلامک ریسرچ کونسل، پاکستان)

**حکومتِ خادمِ حرمین شریفین کے مرکزی وزیر برائے مذہبی اُمور شیخ عبد اللہ عبد المحسن الترکی کی جانب سے مدیر اعلیٰ محدث کو تعزیت پر جوابی مراسلہ**

فضيلة الأخ الشيخ حافظ عبد الرحمن مدني مدير جامعة لاهور الإسلامية وأمين عام مجلس التحقيق

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

فقد تلقيت خطابكم المؤرخ في ١٤٢٠/١/٢٨هـ المتضمن تعزيتكم لي بوفاة مفتي عام المملكة سماحة الوالد العالم الجليل الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز ـــ رحمه الله

وإذ أشكركم على ذلك، أسأل الله تعالى أن يتغمد الفقيد بواسع رحمته ورضوانه ويسكنه فسيح جناته وأن يجمعنا به في جنات النعيم، وإنا لله وإنا إليه راجعون، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

"ہمیں آپ کا ۲۸ / محرم ۱۴۲۰ھ کا مکتوب موصول ہوا جس میں سماحۃ الوالد شیخ ابن باز مفتیٔ اعظم کی وفات پر آپ نے مجھ سے تعزیت کی ہے۔ اس پر میں آپ کا شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی وسیع آغوشِ رحمت میں لے، اپنی رضا سے سرفراز فرمائے، انہیں جنت کی وسعتوں میں جگہ دے اور روزِ قیامت اس نعمتوں والی جنت میں ہمیں اکٹھا فرمائے۔ آمین...... ان کی وفات پر ہم سب شدید غم واندوہ سے دوچار ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!"

عبد الله عبد المحسن التركي ـــ وزير الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ